بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۴ شعبان ۱۳۹۱ھ ۵ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

85

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۳ اخاء کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ الٰہی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

ربوہ۔ ۴ اخاء۔ کل بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت لائبریری کی نو تعمیر شدہ نہایت وسیع، دیدہ زیب اور پائیدار عمارت کا افتتاح فرمایا۔ یہ عمارت فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے ساڑھے تین لاکھ روپیہ کے مصرف سے تیار کروائی ہے۔ اس تقریب میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد اور صحابہ۔ مبلغین سلسلہ اور دیگر احباب کے علاوہ متعدد بیرونی جماعتوں کے امراء جماعت بھی شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اسکے بعد حضور اقدس نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے لائبریری کی عمارت کے تمام اندرونی حصوں کو ملاحظہ فرمایا اور نہایت قیمتی مشورے دیئے بالآخر حضور نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس عمارت کا افتتاح فرمایا۔ تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی۔

محترم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے صدر محلہ دار الرحمت غربی کا اپریشن سی ایم ایچ جہلم میں ہوا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ آپ ہفتہ عشرہ تک گھر آجائیں گے احباب محترم مولوی صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا جاری رکھیں۔

محترم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال (پنشنر) عرصہ سے کولھا کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ بیڈ سور بھی ہو گیا ہے احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش / ۸-۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوگا

ایک بھی مجلس ایسی نہ رہے جس کے نمائندے سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بہت قریب آچکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

"ہر جماعت کے سارے نوجوان تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے"

نیز فرمایا کہ:۔

"یہ کوئی مشکل کام نہیں صرف اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے"

دور اور نزدیک کے خدام و اطفال کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس دینی اجتماع میں شامل ہوں اور تین دن ربوہ میں رہ کر ان برکات کو حاصل کریں جو اس اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور

"ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی"

لے کر ربوہ سے واپس جائیں۔

قائدین ضلع کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر مجلس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ جن مجالس کی گذشتہ سال اجتماع پر نمائندگی نہیں ہوئی تھی یا جن مجالس کے متعلق سستی کا شبہ ہو۔ ان کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور نگران صاحبان حلقہ جات کو پابند کریں کہ وہ ایسی مجالس کے نمائندگان کو ساتھ لیکر آئیں۔ والسلام

حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۸ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم مرزا رشید احمد صاحب کی نواسی ہے۔ ادارہ الفضل اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ محترم مرزا رشید احمد صاحب اور انکی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے لمبی صالح اور با اقبال زندگی دے اور اسے والدین اور جماعت کے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ ۔ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں اسلام کے غالب آنے کی اصل اور حقیقی راہ

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کو کُل ادیان پر غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے اُس وقت دنیا میں بہت سے مذاہب موجود تھے اور بجز مسلمانوں کے تمام ادیان کے پیروؤں میں اپنے مذہب کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کا ایک زبردست جوش پایا جاتا تھا اور وہ سب ہی اپنی اپنی جگہ اس امر کے مدعی تھے کہ وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ کسی مذہب کے پیروؤں کے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں تھی کہ جس سے وہ دوسرے مذاہب والوں کو قائل کر سکیں کہ ان کا یہ دعویٰ درست ہے۔ سب مذاہب کے مابین بہ لحاظ دعویٰ یکسانیت پائی جاتی تھی لیکن کسی بھی مذہب کے پیروؤں کے پاس ایسا کوئی مابہ الامتیاز نہیں تھا کہ جس سے وہ اپنے دعوے کو صحیح اور دوسروں کے دعوے کو باطل ثابت کر سکیں اور اس طرح اپنی فوقیت اور اپنے مذہب کی حقانیت کو دوسروں پر آشکار کر سکیں۔ ہر طرف سارا زور صرف عقائد کی صحت یا عدم صحت کے متعلق عقلی دلائل کی موشگافیوں پر صرف ہو رہا تھا اور ہر کوئی اپنے آپکو ہی حق پر سمجھتے ہوئے اپنے مؤقف پر ڈٹا ہوا تھا اور بعض عقلی دلائل کی موشگافیوں کے بل پر ہی دوسرے مذاہب کے کم عقل اور ناپختہ کار لوگوں کو ورغلانے اور انہیں اپنا ہم خیال بنانے میں لگا ہوا تھا اور اپنی اس کوشش میں اسے جو تھوڑی یا بہت کامیابی نصیب ہوتی تھی اُس پر خوش ہونے اور بغلیں بجانے میں ہی مگن تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان حالات میں اسلام کی طرف سے دوسرے مذاہب پر جب جارحانہ حملہ کا آغاز کیا تو جہاں اسلام کی حقانیت کے اظہار کے لئے نہایت درجہ وزنی ٹھوس اور محکم عقلی اور نقلی دلائل پیش فرمائے وہاں تمام مذاہب کے پیروؤں کے اس دعویٰ کو کہ وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں باطل ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا ایک ایسا معیار پیش فرمایا جسکے آگے سب کے دعوے ہیچ اور باطل ثابت ہوئے بغیر نہ رہے۔ یہ معیار بجز اُس مردِ خدا کے جسے خود خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہو اور کوئی پیش نہیں کر سکتا تھا۔ وہ معیار کیا ہے؟ یہ نہایت ہی اہم سوال ہے کیونکہ کسی مذہب کے پیروؤں کے راہِ حق پر ہونے کے اصل اور حقیقی اثبات کے لئے اُن کا ہر دور اور ہر زمانہ میں اس معیار پر پورا اُترنا ضروری ہے۔ اگر کسی بھی مذہب کے پیرو اس معیار پر پورے نہ اُتریں تو پھر سچے اور جھوٹے مذہب میں مابہ الامتیاز باقی نہیں رہتا اور حق کا آنکھوں سے مستور ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اشتہار مرقومہ ۵ رمئی ۱۸۹۳ء کے ذریعہ تمام مذاہب اور انکے پیروؤں کو مخاطب کر کے فرمایا خدا سے محبت کا دعویٰ کرنا چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ اصل غور اور ثبوت طلب بات یہ ہے کہ آیا خدا بھی تم سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ اُس وقت حالت یہ تھی کہ دوسرے مذاہب والے ہی اس کا ثبوت دینے سے قاصر نہیں تھے بلکہ خود اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بھی بعض غلط عقائد میں مبتلا ہونے اور بے عملی کی راہ پر گامزن ہونے کے باعث اس کا ثبوت مہیا کرنے سے عاجز تھے۔ اور یہی وہ حالت تھی جو اسلام اور مسلمانوں کے زوال و اضمحلال کا اصل باعث بنی ہوئی تھی۔

پس سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ کون سے قرائن ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہو سکے بلکہ حتمی ثبوت منصۂ شہود پر آ سکے کہ فی الواقعہ کسی فرد یا قوم سے خدا محبت رکھتا ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے قرآن مجید کی رُو سے خدا تعالیٰ کی محبت کی دو علامتیں بیان فرمائیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ جن سے محبت رکھتا ہے وہ اُن کو مخاطب کر کے خود انا الموجود کی بشارت دیتا ہے۔ دُوسرے یہ کہ وہ ان کی دعائیں بکثرت سُنتا اور خود اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے انکو قبولیت کی اطلاع دیتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اُس اشتہار میں رقم فرمایا:۔

"انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اُس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اُس کو بشارت دیتا ہے تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلے یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اُسی دن انسان کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّ شانہٗ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔ اور پھر دُوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ اُن کی دعائیں جو ظاہری امیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیدیتا ہے۔ تب ان کے دل تسلی پکڑ جاتے ہیں کہ ہمارا یہ قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سُنتا اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۴۱۷)

خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ علامات بیان فرمانے کے بعد آپ نے اس امر کو سچے مذہب کی نشانی قرار دیا کہ اُس کے پیروؤں میں صرف خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے کے دعویدار ہی پیدا نہ ہوں بلکہ خدا خود بھی ان سے محبت رکھے اور شرفِ ہمکلامی اور دُعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اپنی اس محبت کا ثبوت بھی مہیا کرے۔ چنانچہ آپ نے رقم فرمایا:۔

"سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اُس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے رہیں جو محدّث کے مرتبہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا تعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے۔ اور اسلام کی حقیقت اور حقانیت کی اوّل نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ سو یہی معیار حقیقی سچے اور زندہ اور مقبول مذہب کی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نُور صرف اسلام میں ہے۔" (ایضاً)

آپ نے سچے اور حقیقی مذہب کی حقانیت کا صرف یہ معیار ہی پیش نہیں کیا اور اس کی علامات بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت کے طور پر اپنے وجود کو پیش کیا اور پھر اپنے متبعین کو بھی حسب استعداد و علیٰ قدر مراتب انہی اوصاف سے متصف کر دکھایا۔ اور پھر تمام مذاہب کے پیروؤں کو چیلنج کیا کہ وہ بھی اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل کر کے اور دُعاؤں کی قبولیت میں مقابلہ کر کے دکھائیں۔ یہ چیلنج خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے سوا اور کوئی نہ دے سکتا تھا۔ آپ نے نہایت وزنی ٹھوس اور محکم دلائل کے انبار لگا کر ہی اسلام کی حقانیت دنیا پر آشکار نہیں فرمائی بلکہ اسلام کی حقانیت کی سچی اور حقیقی نشانی کو اپنے اور اپنی جماعت کے وجود میں پیش کر کے تمام مذاہب کو عاجز کر دکھایا اور دنیا میں اسلام کے غلبہ کی راہ ہموار کر دکھائی۔ آج حقانیت اسلام کی اس سچی اور حقیقی نشانی کے مظاہر کے بل پر ہی آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام چار دانگ عالم میں پھیلتا چلا جا رہا ہے اور اسی طرح پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ کُل دنیا پر عملاً غالب آ جائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے حقانیتِ اسلام کی اس سچی اور حقیقی نشانی کو جاری و ساری رکھنے کی غرض سے ہی جماعت احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا ہے تا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں جو اپنے تعلق باللہ اور دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اسلام کی حقانیت کو دُنیا پر آشکار کرتے اور دنیا کو حق و صداقت کی طرف کھینچنے کا وسیلہ بنتے چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ کا یہی وہ خصوصی امتیاز ہے جو آج رُوئے زمین پر بجز اس کے اور کسی کو حاصل نہیں اور یہی اس کی کامیابی کا اصل اور حقیقی راز ہے۔

درخواست دُعائے خاص

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

پشاور سے ہماری بڑی پھوپھی جان سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ ان کی چھوٹی لڑکی عزیزہ آصفہ مسعودہ بیگم سلمہا بیگم کرنل ڈاکٹر مبشر احمد سلمہ زچگی کے لئے ہسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ کل ۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو داخل ہوئی تھیں اور پیدائش میں نارمل سے زیادہ وقت لگ رہا ہے جس کی وجہ سے فکر ہے۔ سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تمام احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ آصفہ مسعودہ بیگم سلمہا کی بخیریت فراغت کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ نیز درخواست کرتی ہیں کہ دوست یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے صحت والی نیک صالحہ نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ ——— ۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر جنت نظیر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

قرآن کریم میں ہے ۔

وَآوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (المومنون آیت ۵۱)

ہم نے مریم اور ابن مریم کو ایک بلند جگہ پناہ دی جو رہائش کی عمدہ جگہ ہے اور جہاں چشمے جاری ہیں ۔

دوسری جگہ فرمایا جنت ارضی کے لئے موزوں جگہ ربوہ ہے ۔

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ (البقرہ ۲۶۶)

انفاق فی سبیل اللہ کی مثال اس جنت ارضی کی ہے جو اونچی جگہ پہ ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ وہ اپنا پھل دو چند لائے اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پہ زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش (یا شبنم) ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ کو کشمیر میں پناہ دی گئی اور خطہ کشمیر کو سب قوموں نے بہشت نظیر کہا ہے ۔ راج ترنگنی میں ہے ۔

اس خطہ کی تمام جگہیں بھی رشک فردوس ہیں ۔ (۱-۲۲م)

گلدستہ کشمیر مصنفہ ہرگوپال کول خستہ (۱۸۸۳ء) میں ہے :

کشمیر کو سب قومیں بہشت نظیر کہتی ہیں ۔ (ایک) شلوک ملاحظہ ہو)

پاتال میں جو ہیں نگر ہیں یا زمین پر جو بہشت، وے سب کشمیر دیش میں ہیں - مسلمان بھی اس کو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہیں (مشا)

ٹھاکر اچھر چند کشمیر کے جغرافیہ قدیم میں لکھتے ہیں ۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ ایک زرخیز میدان بلند کوہی سلسلوں میں محفوظ ہے - یہ ایک اتنی بڑی وادی ہے جو بجائے خود ایک اعلیٰ تہذیب کی ضروریات کی کفیل ہو سکتی ہے "

(راج ترنگنی (اردو ترجمہ حصہ دوم ص۸۵)

شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں ایک کیتھولک مشن کشمیر میں وارد ہوا اور مشن کے پریسٹ کا نام ہے ۔

JESUIT PRIFST

PIERREDU JARRIC

صاحب موصوف لکھتے ہیں :۔

مملکت کشمیر سارے ہندوستان بلکہ مشرق میں نہایت خوشگوار اور خوبصورت زمین ہے یہ وادی بلند سلسلہ ہائے کوہ سے مکمل طور پہ محصور ہے جو کہ سال کا بیشتر حصہ برفپوش رہتے ہیں ۔ پہاڑوں کے علاوہ باقی علاقہ سرسبز شاداب میدان ہے چشموں اور دریاؤں سے سیراب سرزمین ان کے لئے جو وہاں بسنا چاہیں ایک نہایت خوشگوار علاقہ ہے "

AKBAR AND THE JESUITS P. 75

چینی سیاح بھی کشمیر کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ۶۳۱ عیسوی میں چینی وقائع میں کشمیر کی تعریف ان الفاظ میں درج ہے :۔

"جس طرح ایک بیش بہا ہیرا نگینے میں جڑا ہوتا ہے۔ کشمیر چاروں طرف سے برفپوش پہاڑوں میں محصور ہے مغربی سیاحوں نے کشمیر کو EDEN OF EAST کہا ہے یعنی مشرق میں جنت عدن

ANCIENT MONUMENTS OF KASHMIR BY RAM chand KAR P.5

(۲)

ایک مسلمان بزرگ کا وجدان اس قطعہ میں ڈھل گیا۔

کان الکشمیر یسکانہا
جنت عدن ہی للمومنین
قد کتب اللہ علیٰ بابہا
من دخلہا کان من الا منین

کشمیر کے مورخ لکھتے ہیں - کہ یہ قطعہ سید بلال (المعروف بلبل شاہ) کا ہے۔ جن کی تبلیغ سے چودھویں صدی کے شروع میں کشمیر کا راجہ رنچنا حلقہ بگوش اسلام ہوا اس کا اسلامی نام سلطان صدرالدین مشہور ہوا۔ وہ کشمیر کا پہلا مسلمان حکمران تھا بلبل شاہ کے متعلق بابا داؤد مشکواتی کا قطعہ "اسرار الابرار" میں ہے ۔

آنکہ در دار الٰہی روشن از بدر ہلال
بلبل باغ ولایت شہباز لا مثال
شد بہ کشمیر اول از دستش درخت دین نہال
شیخ و مرشد عارف حق حضرت بابا بلال

اسلامیان کشمیر کی ابتداء اگر سلطان صدرالدین کو سمجھا جائے تو انتہائے جلالت بادشاہ سلطان زین العابدین ہیں۔ محمد دین فوق سلطان صدرالدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

بلبل اسلام جب آیا تیرے گلزار میں
اے گل کشمیر کیا وہ دن وہ ساعت یاد ہے
دیکھنا شاہی محل سے درجہ ذی جاہ کا
گھر بلا کر پھر اسے وہ بنا وہ دعوت یاد ہے
کلمہ توحید پڑھ لینا وہ دل کے شوق سے
اور اسکے ہاتھ پر کرنا وہ بیعت یاد ہے
جنت ارضی میں اول تو ہی تو مسلم ہوا
رفتہ رفتہ پھر ہوئی تیری رعیت یاد ہے

(کشمیر از ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی ۱۲۴ ، ۱۸۲ ، ۸۱)

کشمیر کے پہلے مسلمان حکمران کا یوں ذکر اس لئے کیا ہے کہ حضرت مسیح کی کشمیر میں آمد کا مقصد مدعا یہ تھا کہ یہاں کے لوگ وقت آنے پہ جلوۂ فاران سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور جلال احمد مختار سے اپنے قلب و روح کو منور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں محمد دین فوق شاعر کشمیر روح زین العابدین کو یوں مخاطب کرتا ہے ۔

لوٹ آ اک بار پھر اے روح زین العابدین
جنت کشمیر کو پھر دیکھ اے جنت نشین

(۳)

کشمیر کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے یہاں پھلوں اور پھولوں کی کثرت ہے جگہ جگہ چشمے اور آبشاریں وادی کے ارد گرد چاروں طرف سربفلک پہاڑ ہیں جو کہ بارہ سے اٹھارہ ہزار فٹ بلند ہیں یہ وادی ۸۴ میل لمبی اور بیس سے پچیس میل تک چوڑی ہے ۔ سطح سمندر سے وادی کشمیر کی کم از کم بلندی پانچ ہزار فٹ ہے ۔ ... ۱۵ سو مربع میل میں وادی پھیلی ہے - اتنی بلندی پر اتنی بڑی وادی دنیا میں اور کہیں نہیں اسے ہندو "رشی بھومی" کہتے ہیں ۔ یعنی رشیوں کی سرزمین ہے ہندوؤں کے لئے مقدس ترین مقام کا درجہ حاصل ہے ۔

عہد شاہ جہاں کے مشہور شاعر حاجی محمد خان کشمیری نے ۱۰۴۰ھ میں کشمیر کی تعریف میں لکھا ہے ۔

خوشا کشمیر و خاک پاک کشمیر
کہ سر برزد بہشت از خاک کشمیر
چہ کشمیر آبروئے ہفت کشور
نگاہ از دیدن او تازہ و تر
چہ کشمیر آب و رنگ باغ و بستان
اسیر بر نہالش صد گلستان
نسیم فیض او روح اللہ آباد
ز اعجاز از مسیحا می دہد یاد

(مثنوی قدسی مشہدی ص ۱۲۷ مطبوعہ ۱۳۲۲ھ)

مشہدی شاعرانہ وجدان میں آکر یہ شعر کہہ گیا اسے کیا پتہ تھا کہ خطۂ کشمیر اعجاز مسیحا کا حقیقۃً آئینہ دار ہے یہاں کی باد نسیم واقعی "روح اللہ آباد" ہے انفاس مسیحا نے اس قوم کو احمد مختار اور جمال محمدیت کے لئے تیار کیا۔ یہ خطہ نور اسلام سے منور ہوا۔ اب اسلام کی نشاۃ ثانیہ بار دگر ہمہ نور ہو گا۔

کشمیر میں چشموں اور خوبصورت جھیلوں کی کثرت کے پیش نظر خوشی محمد ناظر کا نغمۂ فردوس ملاحظہ ہو۔

اللہ اللہ ہے کیا حسن چمن پانی میں
سبزہ و لالہ و گل سرو و سمن پانی میں
کیسے کیسے ہیں دل افروز نظارے اسمیں
کوہ پانی میں چمن پانی میں بن پانی میں
تودہ سیم ہے ڈل کے خزانے میں یہاں
برف کہسار ہے یہ عکس فگن پانی میں
اک طرف کوہ پہ ہے تخت سلیماں قائم
اک طرف سبز پری کا ہے وطن پانی میں

(نغمۂ فردوس ص۵)

الغرض کشمیر بجا طور پہ "ذات قرار و معین" ہے - انیس سو مربع میل پہ پھیلی ہوئی وادی برفپوش پہاڑوں میں محصور چشموں، پھلوں اور پھولوں کی سرزمین سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ بلند نسل انسانی کے لئے جنت عدن - ہر سو فٹ کے بعد نباتات کے نئے قطعات موسم کے لحاظ سے ۔

گرمش نہ گرم است
سردش نہ سرد است

گویا یہ وادی ہر طور سے ہر رنگ میں ذات قرار و معین کی مصداق ہے - مورخین کشمیر کہتے ہیں آدم (اول) ہبوط سرندیپ (لنکا) میں ہوا- وہاں سے نکلے کشمیر میں بس گئے یہ تو محض روایت ہے لیکن کمثل آدم "حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے اس زمین نے اپنی آغوش وا کر دی- ایک حقیقت ہے

(تفصیل آئندہ)

حلہ تاریخ کشمیر از محمد بدیع الدین بحوالہ ہسٹری آف کشمیر از ایچ ایچ ولسن میں

رپورٹ کارگذاری احمدیہ مسلم مشن ماریشس بابت اگست ۱۹۷۱ء

(مکرم محمد اسلم صاحب قریشی انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ماریشس اس مہینہ کا سب سے بڑا واقعہ ہمارا جلسہ سالانہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ ۷-۸ راگست کو دارالسلام روزہل میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی مفصل رپورٹ خاکسار قبل ازیں ارسال کر چکا ہے۔

خدام الاحمدیہ ماریشس کا سالانہ تربیتی کیمپ یہ اس ماہ کا دوسرا سب سے بڑا EVENT تھا جو بفضلہ باوجود ملک میں بسوں کی عام ہڑتال کے کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس کی مفصل رپورٹ بھی ارسال کی جا چکی ہے۔

خطبات جمعہ اس ماہ چار خطبات جمعہ خاکسار نے پڑھائے یعنی دارالسلام میں اور ایک خدام کے اجتماع کے دوران ساحل سمندر پر۔ الفضل سے حضور کی دینی مصروفیات کی رپورٹوں کے علاوہ مقامی ضروریات کے مطابق بھی احباب کو تحریکات کی گئیں اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ برادرم صدیق صاحب دوسری جماعتوں میں جمعہ پڑھانے جاتے رہے۔

درس و تدریس روزانہ نماز فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد درسوں کا سلسلہ جاری رہا۔

تربیتی جلسے ۱۳ راگست اور ۱۴ راگست کو جماعت احمدیہ فینکس کے دو تربیتی جلسے منعقد ہوئے۔ اول الذکر ایک شادی کے موقعہ پر ایک احمدی دوست کے گھر میں اور دوسرا مسجد احمدیہ فضل فینکس میں۔ دوسرے جلسہ میں خاکسار نے پون گھنٹہ تک مختلف امور کے متعلق تقریر کی۔ بعد میں پریذیڈنٹ صاحب جماعت نے خطاب کیا۔ ۱۵، اور ۲۲ راگست کو دو خطبات نکاح بھی پڑھے۔ ان مواقع پر بہت سے غیر از جماعت دوست بھی حاضر تھے۔

جماعتی کارگذاری کے سلائیڈز کی تیاری

اس ماہ انگلینڈ سے آنے والے ایک دوست کی خدمات حاصل ہونے کی وجہ سے ماریشس میں جماعتوں مساجد اور جلسہ سالانہ وغیرہ کی رنگین سلائیڈز بنانے کے لئے متعدد فوٹو لئے گئے۔ اسی طرح جماعت کے پرانے اور معمر دوستوں کے بھی یادگاری فوٹو سلائیڈز کیلئے لئے گئے۔

ایک سفارتی تقریب میں شرکت ۲۵ راگست کو ایک دعوت میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر فجی، کینیا، تنزانیہ وغیرہ ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان سے ملاقات اور تعارف ہوا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ یہ سب نمائندے احمدی احباب سے خوب واقف تھے۔ فجی کے نمائندے تو وہاں کے ایک ایم ایل اے تھے اور ہمارے مبلغین سے خوب واقف تھے۔ اس موقعہ پر وزیراعظم ماریشس دیگر وزراء حکومت اور سرکردہ احباب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

ترسیل خلاصہ دعوۃ الامیر فرنچ دفتر کی ہدایت کے مطابق جملہ مشنوں کو تازہ طبع ہونے والی کتاب خلاصہ دعوۃ الامیر فرنچ ترجمہ ارسال کی گئی۔

افریقہ سپیکس کی آمد اور فروخت

افریقہ سپیکس کی یکصد کاپیاں بھی اگست ہی میں موصول ہوئیں۔ جملہ جماعتوں میں اعلان کیا گیا اور ہر احمدی گھرانے میں اس پیاری تاریخی دستاویز کو محفوظ رکھنے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے شوق سے اسے خرید کیا۔

مکتبوں کے سالانہ امتحانات ۲۹ راگست کو ہو رہے آٹھ دینی مدارس کے سالانہ امتحان ہوئے اور اس کے بعد نئے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی۔ ہر جگہ مکتب کے بچوں کی سالانہ تقریب منعقد کرنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

مسجد تریوے کی دوبارہ تعمیر کا آغاز کیا گیا اور اس کے لئے دوستوں کو اپنے وعدہ جات پورے کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے یاددہانی کا سرکلر سائیکلوسٹائل کروا کر تمام وعدہ کنندگان کے نام بھجوایا گیا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مساعی میں برکت ڈالے اور ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

مجوزہ پروگرام سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بروز جمعۃ المبارک ۸ ر اکتوبر

صبح ۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰ — خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے اور دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کر کے اپنے خیمے نصب کریں گے۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — حاضری۔ معائنہ صدر محترم ؛ ۱۱-۳۰ تا ۳-۰۰ وقفہ برائے طعام و نماز جمعہ و عصر۔ دوپہر کا کھانا بیرونی خدام دارالضیافت میں کھائیں گے۔ ٹھیک ایک بجے مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ شروع ہوتا ہے۔ جمعہ کے معاً بعد خدام مقام اجتماع کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور پنڈال میں اپنے اپنے قطعہ کی مقررہ جگہ پر بیٹھیں گے۔

۳-۰۰ تا ۳-۱۵ — خدام کی حاضری کا جائزہ اور ضروری ہدایات۔

۳-۱۵ — تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔
افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

۴-۳۰ تا ۵-۱۵ — نیٹ بال ۱، فٹ بال ۱، کبڈی ۱ ؛ ۵-۱۵ تا ۵-۵۵ فٹ بال ۲۔ کبڈی ۲۔ کبڈی ۳

۵-۵۵ تا ۶-۲۵ — وقفہ برائے تیاری نماز ؛ ۶-۰۰ تا ۶-۲۵ نماز مغرب و عشاء۔

۶-۲۵ تا ۶-۴۵ — درس قرآن مجید۔

۶-۴۵ تا ۷-۴۵ — وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم ہوگا)

۷-۴۵ تا ۸-۴۵ — شوریٰ سب کمیٹیوں کا تقرر ؛ ۸-۴۵ تا ۹-۴۰ مقابلہ تلاوت قرآن کریم۔

۹-۴۰ تا ۱۰-۴۰ — مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۱۰-۴۰ شب بخیر۔

بروز ہفتہ ۹ ر اکتوبر

۳-۴۵ تا ۴-۱۵ — بیداری و تیاری برائے نماز تہجد ؛ ۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد

۵-۰۰ تا ۵-۲۰ — نماز فجر ؛ ۵-۲۰ تا ۵-۴۰ درس قرآن مجید۔

۵-۴۰ تا ۵-۵۰ — تمام خدام پنڈال میں ہی قرآن کریم کی تلاوت کریں گے۔

۵-۵۰ تا ۶-۱۰ — اجتماعی ورزش۔

۶-۱۰ تا ۷-۰۰ — ناشتہ (اس دوران والی بال ۲، ۳ اور رسہ کشی ۱، ۲، ۳ کے مقابلے ہوں گے)

۷-۰۰ تا ۹-۳۰ — انفرادی ورزشی مقابلے: ۱۰۰ گز، ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ نشانہ غلیل، تھالی پھینکنا۔ وزن اٹھانا۔
انفرادی علمی مقابلے: مشاہدہ و معائنہ۔ مضمون نویسی۔ مقررہ نظمیں زبانی سنانے کا مقابلہ۔ ترجمہ قرآن کریم۔ حفظ قرآن مجید اور مطالعہ احادیث کا مقابلہ بھی ہوگا۔

۹-۳۰ تا ۹-۴۵ — گھوڑ دوڑ۔ ۹-۴۵ تا ۱۱-۱۵ مقابلہ عام معلومات (ہر سہ معیار)

۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰ — پرچہ قرآن مجید و پرچہ عام دینی معلومات (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔ خدام قلم یا پنسل ہمراہ لاویں)

۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ — تقریری مقابلہ معیار دوم۔

۱-۰۰ تا ۲-۰۰ — وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران اذان کا مقابلہ ہوگا)

۲-۰۰ تا ۲-۲۰ — نماز ظہر و عصر ؛ ۲-۲۰ تا ۲-۵۰ ذکر حبیب۔

۲-۵۰ تا ۳-۰۰ — ارشادات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مشعل راہ۔

۳-۰۰ تا ۴-۴۵ — شوریٰ۔ انتخاب صدر۔ سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی۔

۴-۴۵ تا ۵-۴۵ — کبڈی، فٹ بال، والی بال (سیمی فائنلز)

۵-۴۵ تا ۵-۵۵ — وقفہ برائے تیاری نماز ؛ ۵-۵۵ تا ۶-۲۰ نماز مغرب و عشاء

۶-۲۰ تا ۶-۳۵ — درس حدیث ؛ ۶-۳۵ تا ۷-۳۵ وقفہ برائے طعام۔

۷-۳۵ تا ۸-۲۵ — تلقین عمل ؛ ۸-۲۵ تا ۹-۲۵ تقریری مقابلہ معیار اول

۹-۲۵ تا ۱۰-۴۰ — علمی و مذہبی سوالات کے جوابات ؛ ۱۰-۴۰ شب بخیر۔

بروز اتوار ۱۰ ر اکتوبر

۳-۴۵ تا ۴-۱۵ — بیداری و تیاری برائے نماز تہجد ؛ ۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد۔

۵-۰۰ تا ۵-۲۰ — نماز فجر ؛ ۵-۲۰ تا ۵-۴۰ درس قرآن مجید۔

۵-۴۰ تا ۵-۵۰ — تمام خدام پنڈال میں ہی قرآن مجید کی تلاوت کریں گے۔

۵-۵۰ تا ۶-۲۰ — اجتماعی ورزش

۶-۲۰ تا ۷-۰۰ — ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی، رسہ کشی اور والی بال فائنل کے مقابلے ہوں گے)

۷-۰۰ تا ۷-۵۰ — فٹ بال فائنل ؛ ۷-۵۰ تا ۸-۴۰ کبڈی فائنل [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸-۴۰ تا ۹-۱۰ — بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات

۹-۱۰ تا ۹-۳۰ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں درباره مسیح موعودؑ۔

۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰ — تلقین عمل و سالانہ رپورٹ (تحسین مرکزیہ) ؛ ۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ خطاب صدر محترم۔

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰۰ — پرچہ ذہانت (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)

۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ — وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران نظم خوانی کا مقابلہ ہوگا)

۱-۰۰ تا ۱-۳۰ — نماز ظہر و عصر ؛ ۱-۳۰ تا ۳-۰۰ شوریٰ

۳-۰۰ سے — تقسیم انعامات۔ الوداعی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ عہد۔ دعا (دعا کے بعد خدام کو رخصت کی اجازت ہوگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار و یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ۔ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں:۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب	محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ
مکرم مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب	مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	" میاں غلام محمد صاحب اختر
" مولوی سلطان محمود صاحب انور	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم
" گیانی عباد اللہ صاحب	مکرم بشیر احمد صاحب خادم
" ممتاز احمد صاحب ہاشمی	" نصراللہ خان صاحب ناصر
" حمید احمد صاحب خالد	" نور احمد صاحب مرتضےٰ
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	" سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی	" مرزا محمد حسین صاحب کراچی

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب — مکرم شیخ مقبل احمد صاحب

" حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی (از طرف والد صاحب مرحوم) مکرم منیر مسعود صاحب (از طرف چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر مرحوم)

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھ مرحوم)

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ ظہور ۱۳۵۰ ہش (اگست ۱۹۷۱ء) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۲۰/- روپے
" عنایت بیگم صاحبہ لاہور	۲۰/- روپے
مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۰/- روپے
" میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰/- روپے
" چوہدری رشید احمد صاحب چک ۵۴۳/ای۔بی۔ ملتان	۵/- روپے
" ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل زلید چ	۱۰۰/- روپے
حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دارالصدر	۲۰/- روپے
وسیم احمد کرشن متعلم جماعت چہارم ربوہ	۲۵/- روپے
مکرم عبدالکریم صاحب شرما دارالعلوم غربی	۵/- روپے
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی	۱۰/- روپے
مکرمہ والدہ صاحبہ چوہدری کریم احمد صاحب کراچی	۲۰/- روپے
مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	۱۰۰/- روپے
مکرم رفیق احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۲۵/- روپے
" عنایت اللہ صاحب بنگوی کراچی	۵۹/- روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ محمد نقی صاحب لاہور چھاؤنی	۲۰/- روپے
" آمنہ بیگم صاحبہ وہاڑی	۴۰/- روپے
" صادقہ خاتون صاحبہ	۱۵/- روپے
مکرم چوہدری عابد علی صاحب بٹر لاہور	۳۴/- روپے
" مبارک احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ پریم کوٹ	۵/- روپے
" مرزا خلیل احمد صاحب لاہور	۵۰/- روپے

(باقی)

عزم محمود

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں"

پس ہماری جماعت کے جملہ افراد کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کے لئے اپنے عزیز اموال میں سے ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ تاکہ دنیا کے ہر ملک کے ہر گوشہ میں مساجد تعمیر ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو جائیں۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۰ ہش (دسمبر ۱۹۷۱ء) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے، کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

۱۔ بڑا گوشت

۲۔ چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔
ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۰؍۱۰ ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے ساتھ ۸-۹-۱۰ اخاء ۱۳۵۰ ہش (اکتوبر ۱۹۷۱ء) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ امسال اجتماع کے موقع پر حسب ذیل ورزشی مقابلے کروائے جائیں گے۔

خدام کو چاہیئے کہ ابھی سے ان کھیلوں میں حصہ لینے کی تیاری شروع کر دیں۔ قائدین اضلاع اپنی ٹیموں کے متعلق جلد از جلد اپنے ناظم علاقہ سے رابطہ قائم کریں۔

اجتماعی کھیلیں: ۱۔ فٹ بال ۲۔ والی بال ۳۔ کبڈی ۴۔ رسہ کشی

انفرادی کھیلیں: دوڑیں (۱) ۱۰۰ گز (۲) ۴۴۰ گز (۳) ایک میل۔ تھالی پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا۔ نشانہ غلیل۔ گھوڑ دوڑ

(منتظم ورزشی مقابلہ جات)

اعلان دارالقضاء

مکرم متاع خان صاحب ساکن روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا نے اطلاع دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک بشیر محمد صاحب جو کہ وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام دس مرلے زمین واقع دارالیمن الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں
(۱) ظفراللہ خان صاحب (۲) عنایت اللہ خان صاحب پسران بشیر محمد صاحب مرحوم
لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۳۰/۱۱ کا نصف حصہ مرحوم کے مذکورہ بالا وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواست دعا: خاکسار نے امسال ایل ایل بی کا امتحان دیا ہے نیز میرے چھوٹے بھائی نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم رشید خان ریلوے کالونی لاہور)

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کے کامیاب سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع ۲۶ تبوک (۲۶ ستمبر) بروز اتوار کی صبح کو احمدیہ مسجد دارالذکر لاہور میں شروع ہو کر شام کو ساڑھے چار بجے نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دو نمائندے مولانا نسیم سیفی صاحب (قائد عمومی) اور محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے (قائد وقف جدید) ربوہ سے تشریف لا کر اس میں شامل ہوئے اور تقاریر فرمائیں علاوہ ازیں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا امیر جماعت احمدیہ لاہور اور محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے بھی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ محترم ثاقب زیروی صاحب نے تشریف لا کر اپنا منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ اجتماع میں شہر و ضلع کے انصار صاحبان غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں شامل ہوئے بر عایت پردہ مستورات بھی شامل ہوئیں اور بہت سے خدام بھی موجود تھے۔ جملہ حاضرین جلسہ کی تعداد آٹھ صد کے قریب رہی۔ اور وہ دن بھر درس قرآن پاک۔ احادیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اہم دینی و تربیتی موضوعات پر تقاریر سے مستفید ہوتے رہے۔ اور اپنے ایمان و معرفت میں اضافہ کرتے رہے چونکہ گزشتہ سال مجلس انصار اللہ لاہور علم انعامی کی مستحق قرار پائی تھی اس لئے یہ علم انعامی اجتماع میں لہراتا رہا۔ اور انصار باری باری اسے تھامے رہے۔ دوپہر کا کھانا جملہ حاضرین جلسہ کو مجلس انصار اللہ لاہور نے پیش کیا اس کے مخلص اور انتھک کارکنوں نے اس خدمت کو بڑی عمدگی کے ساتھ نبھایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

کارروائی کا آغاز ۲۶ تبوک کی صبح کو سوا نو بجے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مقامی زعیم اعلیٰ اور انصار لاہور کے روح رواں مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو کہ مکرم حافظ عبد الحق صاحب نے کی صاحب صدر نے انصار اللہ سے ان کا عہد دہرایا پھر مکرم سعید احمد صاحب اعجاز کی ایک نظم مکرم ملک عبد الجلیل صاحب عشرت نے پڑھ کر سنائی۔ وہ خود کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے تھے) بعد ازاں محترم سیفی صاحب صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے دینی و تربیتی اجتماعات کے اغراض و مقاصد پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی اور اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلے مرکزی نمائندہ پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم و قائد وقف جدید نے قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر مکرم مولوی بشیر الدین صاحب معلم سلسلہ نے احادیث نبویہ کا اور مکرم اخوند فیاض احمد صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے تعلیم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خطاب فرمایا۔ اور انصار کو ان کی اہم تربیتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کی طرف موثر الفاظ میں توجہ دلائی آخر میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ نے موجودہ زمانہ اور الٰہی نوشتے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

ساڑھے گیارہ بجے اجتماع کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مقامی زعیم اعلیٰ مکرم عبد اللطیف صاحب ستکوہی نے ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے انصار کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی اور مقامی مجلس کے ساتھ ہر رنگ میں تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب فرمایا آپ نے پہلے تربیت اولاد کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور پھر تربیت کے مختلف ذرائع پر موثر رنگ میں روشنی ڈالی آخر میں صدر جلسہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بعض دیگر امور کے علاوہ اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ ہماری جماعت کے اہل علم طبقہ کو مطالعہ اور ریسرچ کے ذریعہ علمی میدان میں اہم کردار ادا کرنا چاہیئے اور اس طرح علمی محاذ پر جماعت کی اور اسلام کی خدمت میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ محترم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد اس اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جو مولانا نسیم سیفی صاحب نے جمع کر کے پڑھائیں اجتماع کا تیسرا اجلاس پونے تین بجے آپ ہی کی صدارت میں شروع ہوا مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ جس کے بعد محترم جناب ثاقب صاحب زیروی تشریف لائے اور آپ نے اپنا منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم ملک عبد الجلیل صاحب عشرت نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھا۔ پھر مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب منتظم عمومی انصار اللہ لاہور نے مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کی کارکردگی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ کس طرح ہر جہت سے مجلس کو مجوزہ پروگراموں پر عمل کرنے اور ترقی کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے نمایاں اور ممتاز رنگ میں کام کرنے والی مجالس اور ان کے سرگرم کارکنوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ جس کے بعد آپ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس دینی اجتماع کو ہر لحاظ سے نہایت کامیاب اور بابرکت بنایا اور مجلس انصار اللہ لاہور کو ہر جہت سے ایسی نمایاں اور قابل تقلید ترقی کرنے کی توفیق بخشی۔ جو اسے یقیناً مستحق مبارکباد بناتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے ترقی کی راہیں غیر محدود ہیں۔ آیئے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔ اور ہم منزل بہ منزل آگے ہی آگے بڑھتے اور اپنے قدم تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں۔

آخر میں مکرم عبد اللطیف صاحب ستکوہی زعیم اعلیٰ لاہور نے مرکزی نمائندگان جملہ حاضرین جلسہ اور ان تمام کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک محنت سے کام کیا۔ ان کارکنوں میں خود زعیم اعلیٰ بھی شامل ہیں۔ اور ان کے علاوہ مکرم ملک عبد الجلیل صاحب عشرت و مکرم میاں عبد الحکیم صاحب۔ مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب۔ شیخ احمد علی صاحب اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اور ان کے رفقاء کار کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے اور کھانے کے انتظام میں بہت محنت سے کام کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تقریب رخصتانہ

مؤرخہ ۳۰ ستمبر کو عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ماموں کی صاحبزادی ہیں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح ۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے عزیزم ممتاز احمد بٹ صاحب آف جہلم حال لندن ابن مکرم عبد الکریم صاحب بٹ سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

بارات اسی روز جہلم سے بذریعہ بس ربوہ میں آئی اور شام کو چھ بجے تقریب رخصتانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت شمولیت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور بزرگان سلسلہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بارات شام کو واپس جہلم روانہ ہو گئی۔

ڈاکٹر احسان الٰہی میکلوڈ روڈ لاہور حال ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

کے

فون نمبر میں تبدیلی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے اب الفضل کا فون نمبر ۲۹ ہے

مینیجر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴